خطبہ جمعہ

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ایک ایسی رات ہے جو اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کی ساری زندگی سے بہتر ہے

اپنے لئے، اپنی اولاد کے لئے دعا کریں کہ جب آخری وقت آئے تو نفس مطمئنہ حاصل ہو چکا ہو اور اللہ ہمیں اپنے بندوں میں اور اپنی جنت میں داخل فرمائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۲ر دسمبر ۲۰۰۰ء ۲۲ر فتح ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ . وَمَآاَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ . لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ . هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (سورة القدر)

یہ رمضان مبارک کا آخری عشرہ ہے اور اسی عشرہ میں لیلۃ القدر بھی ایک رات آیا کرتی ہے اور وہ رات ایسی ہے کہ ساری زندگی کی راتوں سے بہتر ہے، جسے نصیب ہو جائے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ضروری ہے کہ کوئی خواب آئے اور خوابیں مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ لیلۃ القدر کی رات خواب آنا ضروری نہیں ہے۔ دل کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ روح القدس نازل ہوتا ہے اور پھر ہمیشہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اسی نسبت سے مَیں نے آج لیلۃ القدر کے متعلق بعض روایتیں اور بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات رکھے ہوئے ہیں۔

اس کا عام لفظوں میں سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا ترجمہ ہے۔ یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہزار مہینے انسان کی ساری زندگی کے لئے ایک تمثیل کے طور پر پیش ہوا ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے ہر معاملہ میں سلام ہے۔ ہر معاملہ میں بکثرت نازل ہوتے ہیں اور ہر معاملہ میں سلامتی ہے۔ یہ دونوں معنے اپنی جگہ درست ہیں۔ یہ (سلسلہ) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

اب فجر سے کیا مراد ہے اور لیلۃ القدر کی خاص طور پر کیا چیز انسان کے پیش نظر رہنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کبائر سے بچنے والے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے–(صحیح مسلم، کتاب الطهارة)۔

تو بعض لوگ جمعۃ الوداع میں کثرت سے آتے ہیں اور ایسے بھی آتے ہیں جنہوں نے کبھی ساری عمر نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک نماز جمعۃ الوداع کی ساری عمر کی نمازوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں کبائر سے بچے۔ پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔ پس یہ ساری نیکیاں وہ ہیں جو مسلسل ایک سال کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عبادت میں اتنی کوشش فرماتے تھے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہیں آتی تھی۔(صحیح مسلم کتاب الاعتكاف)۔

یہ کوشش دو طرح سے تھی ایک تو لیلۃ القدر کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی نمازوں میں بہت زیادہ احسان کا سلوک کرتے تھے اور اس طرح نمازیں پڑھتے تھے جیسے سامنے اللہ کھڑا ہوا ہو جسے دیکھ رہے ہوں۔ اور دوسرے یہ کہ کثرت سے صدقات عطا فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ عام دنوں میں بھی آنحضور ﷺ بے حد خیرات کرنے والے تھے مگر رمضان مبارک میں یوں لگتا تھا جیسے جھکڑ چل گیا ہو۔ بے انتہا خیرات فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے، اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو بیدار فرماتے۔

(بخاری۔ کتاب فضلِ لَیلَۃ القَدر)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپؐ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات "لیلۃ القدر" ہے تو مَیں اس میں کیا دعا مانگوں؟۔ آپؐ نے فرمایا: تم یوں دعا کرنا: اے میرے خدا تُو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے،" اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي" پس مجھے بخش دے، میرے گناہ معاف فرما دے۔(ترمذی۔ کتاب الدعوات)

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرک رات کا نام ہے مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلّم قوم ہیں لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور رُوح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے اُسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسبِ حال ہے۔ تب رُوح القدس تو اس مجدّد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتباء اور اصطفاء کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور فرشتے ان تمام لوگوں کو پکڑتے ہیں جو سعید اور رشید اور مستعد ہیں اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے"۔(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۱۳،۳۱۲)

ان نصائح کے بعد آج لیلۃ القدر کے زمانہ میں جو خاص طور پر لیلۃ القدر کے دکھانے کا

آخری عشرہ ہے اس میں مَیں آپ کو ایک قرآن کریم کی خوشخبری کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور جس کو مَیں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے اور ہمیشہ قرآن کی اس آیت کی زبان میں مَیں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی اولاد در اولاد کے لئے مسلسل دعا کرتا رہتا ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی اس کو اپنائیں اور میرے لئے بھی یہی دعا کریں جو درّاصل انجام بخیر کی دعا ہے۔ کیونکہ انسان کا تو پتہ نہیں کس وقت کون نکل جائے۔ کسی کی بیوی پہلے فوت ہو جاتی ہے کسی کا خاوند پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ موت تو بہر حال مقدر ہے بعض بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں اس کی حکمتیں بھی قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں۔

یعنی لیلۃ القدر کے آخری دنوں میں جو مَیں تحفہ آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ دعا ہے قرآن کریم کی، ایک خوشخبری ہے۔ ﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً . فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ﴾ ۔﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ اے نفس مطمئنہ جس سے اللہ راضی ہوا اور جو اللہ سے راضی ہوئی۔ ﴿اُدْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ﴾۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا ﴿ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ﴾ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

یہ جو دعا ہے قرآن کریم میں یہ ایک خوشخبری ہے نیک بندوں کے لئے کہ ان کی روح آخر یہ جب نکلے گی تو اللہ تعالیٰ یہ خطاب فرما رہا ہوگا۔ بعض لوگوں کی روح تو ایسے نکلے گی جسے شیطان نے اپنا لیا ہو اس کے نکلنے کا اور قصہ جو بڑا بھیانک ہے بیان ہوا ہے۔ لیکن یہ خدا کے ان بندوں کی روح نکلنے کا معاملہ ہے جنہیں آخری وقت میں اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری دیتا ہے۔ پس اگر کوئی بچہ پہلے فوت ہو جائے، بیوی یا خاوند جو بھی ہو یہ دعا ضرور کرنی چاہئے اور یہی آج کا میرا آخری تحفہ ہے ﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ ﴿رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ تو اس سے راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے ﴿فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ﴾۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اب اس آیت کریمہ میں ایک بہت ہی لطیف بات یہ بیان ہوئی ہے کہ روح کو نہ مؤنث قرار دیا ہے اور نہ مذکر۔ پس لوگوں نے جو فرضی جنت کا تصور بنایا ہوا ہے یعنی مذکر بھی ہونگے بعض مؤنثیں بھی ہونگی لیکن یہ تمثیلات ہیں۔ اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے یہ بات خوب کھل جائے گی۔ اَيَّتُهَا عورت کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ پس روح کو خطاب عورت کا کیا ہے اور بعد میں اسے مذکر ظاہر کیا ہے۔ پس یہ ایسی تشریحات ہیں کہ بیان کئے بغیر آپ کو پوری بات سمجھ نہیں آئے گی۔ ﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ اے نفس مطمئنہ یا روح۔ ﴿ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ اپنے رب کی طرف آجا کہ تو راضی ہے اپنے رب سے اللہ تجھ سے راضی ہے۔ ﴿فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ﴾ اب یہ عِبَاد کا لفظ تو مردانہ ہے۔ یہاں اس روح کو جس کو پہلے مؤنث کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے اس کو ایک مرد کے طور پر مخاطب فرمایا ہے۔ ﴿فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ﴾ تو میری درخواست یہ ہے کہ اپنے لئے بھی، اپنی اولادوں کے لئے بھی، پہلے گزرنے والوں کے لئے، آئندہ آنے والوں کے لئے سب کے لئے یہ دعا خاص طور پر مدنظر رکھا کریں۔ اور اس عاجز کے لئے آپ بھی یہی دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بندوں میں داخل فرمائے اور اپنی جنت میں داخل فرمائے۔